



منشور رسولان بہ محمد ج بنام

با خاتم دہر آمدہ منشور محمد

توریت بلا تور یخچیل یخچیل

گو یا صفت و شیر مرد محمد

نمبر

مطبوعہ ۱۵ اوین رجب المرجب ۱۳۰۰ ہجری

جلد ۱۲

اشتہار یہ چند عشرہ و ابضامین تر وید ہب عیسیٰ چنپا ہی سالانہ قیمت مع محدود اک بچا دیہ پیر یونی آذر بہتم ک نام آئی چاہے

منشوی عیش

منو جب حمد و خدائی
عالم ہے قدیر ہے احد ہے
ملک رازق کریم خالق
خلاق زمین و آسمان ہے
پیدا ہو ایک لفظ کن سے
قدیل ملک بوجہ حسن
شاہنشاہ ملکے مشالی
دیہیم جلال فرق پر ہے
خالق ہر چیز کا وہی ہے
افعال حکیم لایزالی
کیا لکھوں تباہے ایزد پاک
جب نعت بنی کا وقت آیا
لولاک لا خلعت الا فلاک

جو خسر دکتور بقا ہے
سلطان قلم و ابد ہے
عادل سامع مرید صادق
وہ غارس باغ کن فکان
اشعار ہزار عالم اوسکے
شمع دم و دہر ہے روشن
محبوب حسیم لایزالی
اورنگ قدم پر جلوہ گر ہے
صنعت ہر چیز میں رکھی ہے
ہوتی معین مصلحت سے خالی
ارشاد بنی ہے ماعرفناک
خاندانہ ادب سے سر جھکایا
ایا ہے نشانہ لولاک
اس نظم کو کر چاہا بنام

ای صل علی رسول امجد
جو اوسکی ثنا لکھو وہ کم ہے
وہ افسر فرق انیس ہا ہی
شاہنشاہ کشور بنوت
سب پر شرف بنی عیان ہے
ای خاتم عیش ملک بانصاف
جب سے نکلا یہ رشک گلزار
جو فضل و شرف اسے بجا ہے
نور رخ دلیدہ اسلام
شمس الاخبار آسمان پر
کرتا ہی بقلب زار ناشاد
چھپتے ہیں صبح سب کو ایف
عہد خبرین نفیس معنوں
سال دم و دوشب الہی
تو قی محمدی رکھنا نام

سردار پیران محمد
خورشید عربہ عجم ہے
محبوب جناب کبریا ہی
ارایش مندر شریعت
وہ علت غائی جہان ہے
منشور محمدی کے اوصاف
نظرون سے گرے جہان اخبار
ہم نام جناب مصطفیٰ ہے
ما حی علی ظہیر اسلام
ہی پیش مسیح نیک اختر
منشور محمدی کی منبر یاد
بے شبہ ہے افسر محایف
ہر لفظ ہے رشک در کنون
ہو اسکو بہت بڑی ترقی

مہر زج شعب ہاشم اور قریب ہر عام اور سیما یہ اور معاہدہ
اور اور مجوزہ مجلس قومینوں کے اور کل ہنر کی مسافت کی
مقدار کہ مکرر سے امیتہ لگ کہ چنانچہ ہنر زیدہ شروع ہونی
۵۰۰ ۱۱۳۵ فٹ ہے اور نصف کے قریب یہ ہنر
مفون نیز نہیں ہے اور مکرر سے عرفات تک تو اکثر ہنر
کی ہنر کہ کل کی تعمیر اور ترمیم علی وجہ الکمال ہو چکی ہے اب کبھی
و سب کرنا ہنر کا بعض جا سے باقی رہ گیا ہے جکی تخمین
۲۱۵۳۱/۱۵ ہے اور انشا اللہ تعالیٰ وہ مقرر یہ ختم ہوا
چاہتی ہے - اور ہنر وادی نعمان کی امید سے لیکر بغداد -
۱۱۴۱۹ فٹ کی کہ یہ کل ہنر نہ مجری اور منبع کے ہے اس
سے ۱۰۹۱۱ فٹ کی تعمیر کرانی گئی اور بقیہ ۸۳۳۱/۱۵
فٹ کی کھدائی اور چٹائی کا تخمینہ ۶۲۳۶۱۵ ہے اور کچھ
تعمیر جاری ہے شاید کسی کو یہ شبہ اور خدشہ پیش آئے
کہ اس قدر عتوزیے مسافت کی نسبت اس قدر کثیر کیسی
تجزیہ کیا تو اس لئے کیفیت مفصل اسکی بیان کیجاتی ہے
واضح ہو کہ اس کل مسافت میں ہنر کا مالہ کم سے کم ۵
فٹ اور بعض جگہ سے بہت زیادہ ریت لی زمین کے نیچے
مفون ہی اور تا وقتیکہ اوپر سے عرض میں چالینس گز کے
قد نہ کم و دین قوج ریتلی زمین ہوئے ہر دم اوپر سے گزرتی
تھی اسکا بندوبست نہ ہو سکا لہذا فی ۳۰ فٹ طول میں
۲۱۵۳۱/۱۵ خرچ صرف کھدائی کا اور ۶۲۳۶۱۵ تعمیر کا جسکا
مجموعہ ۸۳۳۱/۱۵ ہے - اور بالفعل علی شعری کو حرف مشی
کھود کر خالہ کیے گئی گز بچھن ریاں کو تھیکہ دیا گیا ہے اور
اسکی چٹائی کا ران شاق سے ایسی طرح سے کرانی گئی ہے
کہ بدن ہار سے مٹی چونے کے نیچے اور ہنر وادی کو سد حلو کے

منشور ہوا

خوب مضرب کے ساتھ چاہی کہ جو سوت چاروں طرف سے
جاری ہوں تو وہ چٹائی پانی کے آنے کو مانع نہ ہو - پس جو
سیاحی دان اور یا ہنر میں سمجھ لیون گئے - اور عرفات میں بھی
بسیب متعدد تالابوں پختہ اور مخازن پانی کے ہنایت رہت
ہو گئی - لیکن موقع منی میں حال مثل سابق کے ہے کہ ایک
مشابہہ چھوٹا سا مکہ مکرر کے ایک مشک چار میں بحر واد
سے کم کو میسر نہیں آتا تو مشک مکہ مکرر کے آٹھ آنہ قیمت
ہوئی اور حجاج کثرت سے فقرا اور مساکین کو تھوہین طاقت ہنر
گران مول لینے پانی کے ہنر رکھتے اس سبب سے اون کو
سخت تکلیف ہوتی ہے اس لئے قصد کیا گیا کہ ہنر کو جس طرح
ہو سکے موقع منی میں لاوین اور ومان متعدد مخازن پانی
کے بنوائیں لیکن چونکہ سطح زمین منی کا بہت بلندی پر ہے
اور پھارت ہی درمیان میں حائل ہے اس وجہ سے ہنر کو
مکہ مکرر میں منی سے بچا کر پہاڑ کے پیچھے سے لائے اور پانی
کا جز ہنر منی میں ملکن ہنر قریب بحر مسجد فرہ موقع
عرفات سے بواسطہ نل سید کے اور مسافت اسکی مقدار -
۶۶۶۶۶۶۶ فٹ کے ہے اسکا تخمینہ ایک لاکھ روپہ ہے
اب قومینوں اور باب ہم سے اس امر کی توقع ہے کہ جو
کثرت پانی کے سبب مکہ مکرر کے اندر اور عرفات میں رہتا
حاصل ہوئی یہ حالت کثرت پانی کی دایم قائم رہے لیکن
بظاہر اسکا قیام دایمی بحر صفائی کل ۸۳۳۱/۱۵ فٹ وادی
نعمان یا اکثر اسکی نظر نہیں آتا کیونکہ یہ کل مقدار
ہنر نہ منبع کے ہی اگر اسکی تعمیر اور ترمیم علی وجہ الکمال ہوئی
تو کثرت سیلوں کے وجہ سے خوف جلد بحر جانے ہنر کا ریت
سے ہے اور کل کارروائی اندرون و بیرون مکہ مکرر کے سبب

فلت پانی کے لغو ہو جائیگا اندیشہ ہے اس لئے اس کی ہر
 بہت ہی ضروریات سے ہے اور ایسے ہی بنوانا کو بچاؤ
 چن چن کے شرقی اور سلطانی دونوں رہتوں میں جس میں
 کنواں ہنوا اور ترمیم کرانا اونکا جو خراب ہو گئی ہوں۔
 اسلئے کہ راہ میں جلج کو جو تکلیف ہوتی ہے اسکا
 دفعہ صرف کرنے پیسے سے بھی بعض جا نہیں ہو سکتا کیونکہ
 ایک پیسے کی چار چار پیسے خرچ کرنے آسان ہوتے
 ہیں لیکن حاصل ہونا اس شئی کا جو وہاں موجود ہے
 ہنوا مشکل ہوتا ہے چونکہ اکثر چار کنوئیں نہیں ہیں اور پانی
 میسر نہیں آتا اسلئے بنوانا کنوئیں کا امور لابی میں
 ہے اسلئے صناعتوں کو مدینہ منورہ کے راہ سلطانی اور
 شرقی دونوں سمت کے دیکھنے کو بھیجا ہے کہ کنوئیں کے بنایا
 کہاں کہاں موقع ہے کہ جہاں پانی میٹھا برآمد ہوگا۔
 اور ایسے ہی بعض چار راہ میں مدینہ طیبہ کے راستہ چاروں
 کے اوپر جاتا ہے اور وہ ایسا تنگ ہے کہ بجز ایک اونٹ
 کے دوسرا نہیں جاسکتا اور وہ بھی بہت احتیاط سے جاتا
 ہے ذرے سے لغزش میں اونٹ کا پہاڑ سے نیچے گرنے کا
 مع سوار کی اندیشہ ہی ایسی چار راستہ وسیع کرانا لازم اور
 واجب ہے۔ اور ایسے ہی امر ضروری تعمیر اور ترمیم ہنوا
 کی ہے تاکہ وہ محدود معاون ہو ہنوز بیدہ کے لئے اون وقت
 میں کہ جو وقت بوجہ کثرت میل کے کہیں سے ہنوز بیدہ ٹوٹ
 جاوے اور کہ مکرہ میں پانی آنا نادرستی اس کے کے بند ہو جاوے
 اور جو بزرگان دینی اسلئے حبس اسلامی کے سبب زرخندہ سے
 اعانت فرما کچھ مجلس تو مسیون ہی شکر گزدار نہیں بلکہ ایک
 عالم کا عالم جس جس کو اس ہنر سے فیض پہنچا ہی خیرہ دہندگان

کے حق میں حرم محترم میں دست بدھ اور اہلبان مدینہ
 طیبہ کو دیکھنے کیفیت ترمیم اور تعمیر ہنوز بیدہ کسی خدائش اس
 امر کی پیدا ہوئی کہ کاش ہاں کے ہنر کی بھی اس طرح تعمیر
 اور ترمیم ہو جاوے تو کیا ہی اچھی بات ہو اور چند دہندگان کو
 بالخصوص ان ہنروں کے بطریق خوشنوی رسول مقبول
 صلی اللہ علیہ وسلم حلد برین میں عینان حیران حاصل ہو سکے۔
 اس وقت صندوق اعانہ میں رقم اس قدر باقی نہیں ہے جو
 کارنامہ مکمل کر کے اندر باقی رکھنے میں بعد تکمیل ادنیٰ کاموں
 کے ایسی رقم پس انداز ہو کہ جس سے تکمیل مثلاً ایک موقع میں
 ہی ہو جاوے۔ لہذا بخدمت بابرکت جلد کا ذخیرہ نام بیان کیا
 جاتا ہے کہ یہ وقت امداد کا ہے کیونکہ جو چیز باقی ہے
 وہ دو چار ماہ بعد صورت نامی کی دیکھو دیکھا کیونکہ آجکل جو در
 جاری ہے اوسط میں پچیس ہزار روپیہ کا خرچ ہے
 اگر اس عرصہ میں امداد چندہ کی ہو جاوے تو برابر کام جاری رہے گا
 ورنہ کام بند ہو جاوے گا اور بعد کو اگر کسی عالی ہمت نے فرشتہ
 ایسی رقم اعانت کی مرحمت فرمائی کہ جو معتد بہ ہو اور وقت
 آجی کار میں ایک پیسہ کی جادو پیسے میں بھی اول جیسی
 سہولیت اور آسانی حاصل ہوگی پس اس لئے ارباب نام
 اور اصحاب جزد کرم کو احوال کلیہ سے اطلاع ہو دی گئی۔
 اور آجکل افضل ترین عبادت مالی کا اس صدقہ جاریہ تعمیر اور
 ترمیم ہنوار سے نظر نہیں آتا کیونکہ اس کے اوپر کل حیوانات
 کے حیات کا دار و مدار ہے اس لئے کہ جَعَلْنَا مِنَ الْمَاءِ كُلَّ
 شَيْءٍ حَيٍّ وارہ پس جس چیز کا دار و مدار حیات کا ہووے
 اس شئی سے اعانت کرنی جلد عبادت مالی سے افضل اور احسن
 خاص کر کہ مکرہ میں ایک لاکھ ملین ادبہ تصاعف پچھ

نقش طهاری کارهای خندون و بیرون که مکرر

نام محفل	بازان	تبرکات	تفصیل	دست بهار	مقدار پانی
طارة الباب	بازان	"	"	۱۳۰ فٹ - ۲۰ راج	۱۲۵۰۰۰ پیر
ششک	"	"	"	۲۵ فٹ - ۲۰ راج	۱۹۱۴۵۰۰ پیر
جیار	"	"	"	۲۳ فٹ - ۲۰ راج	۱۰۹۸۰۰۰ پیر
شامیر	"	"	"	۱۲۰ فٹ - ۲۰ راج	۱۰۰۲۵۰ پیر
دک قمار	"	"	"	۲۴۰ فٹ - ۲۰ راج	۳۲۵۸۴۰ پیر
غیب عامر	"	"	"	۱۶۰	۵۰۰۰۰ پیر
قشاشیه	"	"	"	۵۰۰	۵۵۹۴۰۰ پیر
محلہ سفید	بازان	"	"		
باب عمرہ	"	"	"		
مردہ	"	"	"		
محلہ خدریہ	"	"	"		
پیر شیت مجیدہ	"	"	"		
باب الوداع و محرم محترم	"	"	"		
پیش محکمہ قایم مقام	"	"	"		
مستقل باب اہمائی و محرم محترم	"	"	"		
پیر شیت کتب خانہ شروانی یا شا	"	"	"		
زیر جوئی سپاہیان	"	"	"		

المكلف محمد اكوثر علي عفو عنه مخا فومسيو

تعمیرات عین بیدہ



مراسلہ
 حامی دین لطیف جناب محمد شریف صاحب دام مجدہ -
 تسلیم جناب عالی آج میں آپ کو اور آپ کے ناظرین اخبار کو
 ایک بہت بڑی خوشخبری سناتا ہوں۔ بمبئی سے بارہ گوں
 کے فاصلہ پر ایک قبیلہ بنام تنخا مشہور ہے وہاں رومن کا تھلک
 یسوی بہت بستے ہیں وہاں ایک پادری بنام یف
 ویسوزہ بہت بڑے عالم رومن کیا تھلک مذہب کے
 مشہور و معروف ہیں انے اور ایک مسلمان بابت مذہب کے
 بحث ہوئی مسلمان چپا رہے مذہب کے بحث سے لاعلم تھا اسکو
 عاجز آیات تو پادری صاحب اپنے کو فتح مند سمجھ کر مسلمان کو
 جرات نیک واسطے یوں کہتے (دیکھو تم ہمارا تمہارا دین برائی)

مسلمان کو حجت دین کے سبب جو شش آیا فوزا بمی مین
ا کے جناب حامی دین مولانا عبد الصمد صاحب کو اپنے ہمراہ
لے گیا اور پادری صاحب کو مذہب کے بحث کی دعوت کی -
پادری صاحب نے شہر روانہ کئے مہ تاریخ روز شنبہ کو اپنے
مکان میں جلسہ منعقد کیا ۲۰ کر سچن اور بھی جلسہ میں حاضر تھے
۱۰ بجے سے بحث شروع ہوئی جناب مولانا مددوح نے پہلے
انکے سوالوں کے جواب بہت معقول دئے بعدہ آپنے پائل
کی تالیف بابت دو چار سوال ایسے کئے کہ پادری صاحب کے
چھکے چھوٹے بکتے سا عالم ہو گیا حاضرین جلسہ پادری صاحب
مہذبہ دیکھنے لگے پادری صاحب سے جب بن نہ پڑی تو اسٹھ کے
حجرے میں داخل ہوئے اور دروازہ بند کر لیا باقی ۲۲ کر شا

جو شیخ ہوئے تھے ان کے طرف مولانا صاحب مخاطب ہو کے
دلیل عقلی سے ان کی فہمائش کی اور مصنفان انابیل کی دہرہ کو باہر
ادھر نظر کر گئی اور ان کو اپنے حال سے بھی آگاہ کیا کہ میں بھی
تمہارے برادر و مین سے تھا پادریوں میں بہت بڑے بڑے
عہدے پر متمنا تھا تحقیقات مذہب میں مجھے بہت شوق
ہوا جبکہ میں نے خوب چھان بین کی تو مجھے یقین کامل ہو گیا کہ
میری عیسوی محض ذہن کو سلامی تہ میں دین حق کی تلمیذ میں
لگا کسی دین کو سوا دین اسلام کے مجھے حق پر نہ دیکھا جبکہ نجات
کا وسیلہ اسلام کو پایا جنت دینا کی طمع سے مہنہ موز کے
خویش و اقارب کو چھوڑ کے دین اسلام میں داخل ہو جاؤ
یہ سرگزشت مولانا صاحب کی کرسٹنٹنوں نے سننی تہ تو انہوں نے
نے جانا کہ یہ تو گھر کا بھیدو ہے اس سے ہم کیا بازی لجاؤ
تہ وہ بچہ کے عاجز آ کے ایک دوسرے کا موہنہ بنے
لگے اینٹ سے ایک شخص مسی جو فتنہ فرمائند مس دورتا
ہوا اپنے مکان کو گیا اور اپنے جوہر و اور تین جوان لڑکے
اور ایک لڑکی ان سب کو جمع کر لیا کہ میں اب مسلمان
ہوتا ہوں اگر تم بھی میرے ساتھ ہو تو تمہارا ہمارا دنیا میں
بھی ساتھ اور عقبی میں بھی ساتھ ہو گا انہوں نے کہا کہ اگر یوں
ہی ہے تو اس سے بہتر ہمارے حق میں اور کیا ہے ان سب کو
اپنے ساتھ اس طرح میں لایا اور سب کے روبرو موز و جوہر
فرزخان کلمہ شریف پڑھ کے مسلمان ہو باقی سب اپنے مکان
کو چلے گئے جو سن نہ کور کا نام دین محمد اور اس کی زوجہ کا نام
مریم اور جو لڑکے کا نام عبداللہ اور دوسرے کا نام عبدالکریم اور
بترے کا عبدالرحمن اور لڑکی کا نام عایشہ رکھا دین محمد نے
وعدہ کیا ہے کہ آہستہ آہستہ میں ان سب کو اپنے ساتھ شامل

کرتا ہوں اللہ تعالیٰ ان کو ہدایت نیکہ عمل کی نصیب کرے
اور مولانا صاحب کو جو عظیم عطا کرے آمین ثم آمین۔
مورخہ ۹ شہر جب امر جب سن ۲۰ جلد ۱۲
المعجمہ اسماعیل مطبوعہ

ہر فرعون نے راموسی

ناظرین پرچہ منشور محمدی کی خدمت میں التماس ہے کہ پرچہ
نور افشان مطبوعہ مشن پریس لودھیانہ نمبر ۲ جلد ۱۱ مطبوعہ
۱۱ جنوری سنہ حال میری نظر سے گزرا کہ اس کے صفحہ ۱۲ و
۱۳ میں ایک مضمون غلین نامی عیسائی کا جناب سید احمد خان
صاحب بہادر نجم الہند کے پرچہ تہذیب الاخلاق نمبر ۱۱
مطبوعہ ۱۲۹۲ء پجری کے رد میں لکھ کر چھاپا گیا ہے میں
اوس مضمون کو دیکھ کر تعجب کہ یہ غلین عیسائی کوئی غیب
شخص ہے کہ جو جو کہا کرتا ہے کہ میں سید احمد خان صاحب پر
اعتراف ہے اور کہیں حافظ ولی اللہ صاحب مرحوم کی کتاب
ہے اور کہیں امام فن مناظرہ مولانا ابوالمنصور پر طعن ہے
اور کہیں تمام مسلمانوں پر اور معترض صاحب آپ بڑی محقق
حق پرست بنجین اب ان محقق صاحب کی حق جوئی پر
دل سے یہ صدا نکلتی ہے + کون ہی متنازعہ میں کوئی
اور حق بن + دعا تلک و خدار کے ہمیشہ غلین +
واضح ہو کہ جناب سید احمد خان صاحب نے اپنی کتاب
خطبات احمدیہ جب سے چھپوا کر + مشہر کی جھلک اور اس کے
سے مصنف مزاج عیسائیوں کے خیالات فاسد کہ جو اوج کے
پادریوں کے دل میں بن اسلام اور پیغمبر اسلام کی طرف
سے ذال رکھے تھے بدل گئے اور بتے جاتے ہیں تو پولوسی
دین کے لوگوں کو برا غم پیدا ہوا ہے چنانچہ غلین نامی پولوسی

عیسائی کو اور بھی زیادہ غم پیدا ہوا کہ دین پولوسی اگر
یورپیوں میں سے اٹھ جائیگا تو مشنوں میں زبردہ
کہان سے آئیگا۔ اور یہ گرم بازاری پادریوں کی بالکل
جانی رہے گی بھروسہ توٹ جائیگا اور مشن کو عیسائی
رہنمون کو حیران پھر نیلے اس واسطے غلین عیسائی
غم زدہ ہو کر کمر باندھ ماقم اور تہرا کرنا شروع کیا تاکہ پادری
صاحبوں کی نظروں میں اپنا وقار بڑا کر ترقی تخواہ کے
مستحق ٹھہریں پر ہکویتین ہے کہ غم گین کسی کو نہ ہی
میں بیٹھے ہوئے کاغذ سیاہ کر نیلے اور ملن کیا کہ وہ
بھی دیرانہ میدان مناظرہ میں کسی مناظرہ کے ساہنے
قدم تک بھی کچھ جائیں۔ اور ہمارے پیارے برادر مرزا
موجود صاحب جالندھری یا برادر محمد مراد علی صاحب بیار
شخص غلین کی تحریر کے طرن کبھی توجہ ہونگے تو ضرور بخود
غلین صاحب صفحہ قرطاس سے بھی فرار ہو جائینگے۔

اس واسطے انکی خدمت میں دوستانہ گزارش کرتا ہوں کہ وہ
اس کام سے باز آئیں کیونکہ **س** کسٹش کوئی ہو کر کبھی بڑا
ہنہیں ہوتا + انجام بر کام کا اچھا ہنہیں ہوتا +
دیکھو پادری فائدہ صاحب نے جو شور و شر پھیلایا تھا تو
اگر آباد کے جلسہ میں کیسی شکست کھائی کہ پھر مناظرہ اور
مباحثہ کی طرف مہنہ بھی نکیا اور پادری عماد الدین وغیرہ
نے جو کچھ دہوم مجانی تو حافظ دلی اللہ صاحب مرحوم کے
ساہنے امترسین اور مولوی محمد عمر صاحب مرحوم کے
ساہنے **س** دہلی کے جلسہ میں کہ جو پادری تارہ چند
کے مکان پر ہوا کیسی کچھ ہزیمیت اٹھائی کہ اوسے روز شب کو
دہلی سے روانہ ہو پادری صاحب دوسرے روز دہلی میں نظر

بسی ذائقہ الارض جس پادری صاحب نے مسلمانوں سے
جنگز ابر کیا پھر خوب بن سارن پایا۔ لی غلین صاحب کو
بھی چند روز میں اسکی کیفیت نظر آجائگی **س** پیداکسی جو
کہ میں تاثیر ہو گئی + کیسکا اتر جو نہ کے نصیر ہو گئی +
اب آپ اگر نصف مزاج ہیں تو فوراً دین کو حسید
صاحب بخوجا کبرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کی چند
بشارات کتب میں سے لکھ کر حرم و جومات قوی کے شہر
کھین تو اس میں کہا کہ آپ کے دین کی تردید ہوئی جو آپ کو ایسا
حد در پینا کر جسکی آپ سے برداشت نہ ہو سکی یا فرشتہ
او حق آپ حضرت عیسیٰ کو پوجہ اللہ اور ابن اللہ بناتے ہو
ہے انحضرت کی ثبوت کا ثبوت پہنچا کیا گناہ کیا **س**
اپنے دلبر کو سمجھی جاتے ہیں + ہمنے چاہا تو کہا برائی کی
پھر اس مر پر بھی غور کریں کہ تمام دنیا میں عیسائی دین کی
صداقت پر سوا حضرت محمد **صلی اللہ علیہ وسلم** اور انکی امت کے کوئی
دوسرا گواہ ہنہیں۔ عیسائیوں کو اس بات کا شکریہ
ادا کرنا چاہئے اور اگر آپ احسان فراموش ہو کر یہ کہیں کہ
دین عیسائی کی صداقت کو کسی گواہی کی حاجت ہنہیں تو کہتا ہوں
میں بہت اچھا۔ اب براہ ہر بانی کوئی نشان عیسائی دین کے
صداقت کا پیش کیجئے لومیش کی الوہیت تو درکنار انکی نبوت
ہی ثابت کیجئے ہم بھی تو دیکھیں آپ پاس کہا ثبوت ہے۔
پس اگر آپ کچھ ثبوت رکھتے ہو تو پیش کر دے نہ ہم کلم ہو کر
مشن کے کسی کو نے میں جتھ رہو مسلمانوں سے جھگڑا مت
ہو **س** راہ سید ہی چل کہ ایک عالم تجھے اچھا کہنے +
کجروی بہتر ہنہیں ای شوخ یہ رہا جھوڑ + آپ کی تحریر کا
تو یہ حال کہ جبرانی بھارت کی نقل نویسی بھی پوری ہو سکی

کتاب اشک بشارت کو ایسا بگاڑا کہ حرف بہت بگڑ گئی
کسی ایک حرف کی صورت بھی درست نہ آئی تقریر کا وہ حال
کہ جس سے تہذیبی اور ماضی پرستی سراسر ظاہر ہے اس قیامت
پر علامہ اہل اسلام مقابلہ عجیب تیری قدرت عجیبہ
کھیل چاہوں وہ بھی ذرا حنبلی کا تیل **۵** کچھ بھی تو
دل میں سوچئے انصاف کچھ + رنگ کچھ سے شہید
صاف کچھ + ای ٹنگیں صاحبان میں آپ کی تقریر کی طرف بھی
متوجہ ہوں کہ کچھ آپ کہیں کہ میری دیلون کو نہ توڑ سکے
تم صفحہ ۱۳۳ کا لم اول سطر ۲ میں لکھتے ہو کہ امرتسر کے غیر متند
محمدی کیوں سچائی سے کوسوں دور تھے باوجود یکہ اولو
سچائی انکو دیکھانی گئی اور کاپی سے معلوم ہوا کہ یہ
بشارت خطبہ احمدیہ میں انھوں نے پڑھی تھی انتہائی
آپ کے کلام کا حاصل مطلب یہ ہوا کہ آپ کی سچائی دیکھ کر
بھی وہ راہ راست پر نہ آئے کہ بشارت خطبہ احمدیہ میں
سچائی سے باز رکھا۔ کہتا ہوں میں یہ بیان ہتھار اچھن
دروغ بے غرض نہیں شہر امرتسر میں تو اس کا مطلق
ذکر نہیں کہ عیسائیوں نے کبھی سچائی ظاہر کی تھی نیز گزشتہ
ماصلوۃ اگر آپ ایسے ہی سچے رہنا ہو تو شہر لاہور میں
بھی آئے اور داعطین و اضرار کے سہارے اپنی سچائی
دیکھانی ورنہ وہی کہاوت ہوگی کہ اپنے مہنہ میان نہ ہو۔
۵ جوئے باتیں چھوڑ دے ای نا سچہ + راستی پر
آخذ اکوان کر + پھر سطر ۲۵۲ میں تم لکھتے ہو کیا
میں یہاں تہذیب سے باہر تو نہیں جا رہا شاید کچھ ہوں پر
کیا کروں دل نہیں سنبھلتا کہتا ہوں میں کہ تم دل کے قبضہ
میں ہو یا دل تمہارے قبضہ میں ہے اگر دل تمہارے قبضہ

میں ہے تو دل کو سنبھلنے اور زبان اور قلم سے ہذا
کلام نکالنے اور جو تم خود دل کے پنجہ میں چھن چکے ہو
اوسے کہا سنبھالو گے پر ایسا بھلنا تمہارے دل کا کلمہ
بہت پریشان کر رکھا اور بجا دکھا **۵** یہ اور بچہ
کی خواہی نہیں + بے محابا غفلت سچی نہیں + پھر
سطر ۲۵۲ میں لکھتے ہو کہ سید صاحب کی نسبت یہ
یہ گمان نہ تھا کہ وہ راستی سے شکار قوم کو بکے مسلمان
بنانے کے خیر چاہے کہیں خاک اوزانے سے چاند انتہائی
کیون غمگین صاحب اس جگہ تو تم نے جناب حسینہ خان صاحب
بہاد کو کہل کھلانا راست اور گمراہ کنندہ خلق اندھ ٹھہرا
کیا عیسائی مذہب کی یہ سہی تہذیب ہے کسی نے سچ کہا
ظلم ہے کہ سچوں کی مہندہ دہری + تنگ یہ ہے لگا کر
ہیں + تنے سید احمد خان صاحب کہ خاک اوزانہ والا
اد آپ کو چاند ٹھہرایا ہے اچھا صاحب آپ چاند بھی
پر چاند ہو گمانی ہوئے تثلیث کے برج میں ایسے
پھنسنے ہو کہ بالکل بے نور ہو کر سیاہ تاب ہو گئے ہوں
اور ہم بھی مدت سے دیکھتے ہیں کہ عیسائی مذہب کے پیادوں
نے بہت کچھ خاک اوزانی اور تمام ملکوں میں منادی کی
دہرہ مچائی کہ دین محمدی جو عالم میں جلو اگر ہے اٹھ
جائے اور دین پولوسی اوسکے قائم مقام ہو پر کچھ بھی
ہو سکا **۵** نخل امیدہ اکبار بھی کسب ہوا +
لاکھ ارمان کئے بچوں نے پھلے کے لئے + دین محمدی
کانت بول بالا ہے پھر سطر ۲۵۲ میں تم لکھتے ہو کہ سید
کی غلطی ذرا غور سے دیکھو ہننے خوب غور سے دیکھا۔
سید صاحب کی اس تحریر میں کچھ غلطی نہیں لیکن آپ کے

بادیون کی تحریر و تقریر میں از حد غلیظان بائیں اور
بہر سب بزرگ رہتا ہی تحریر و تقریر میں غلیظان ہیں
۵ مضمون میں سیکڑوں تری تحریر میں غلطہ
بائیں ہزاروں ہیں تری تقریر میں غلطہ + بہر علم
۲۹ و ۳۰ میں صاحب کی غلطی پے زعم باطل میں یہ
ظاہر کرتے ہو کہ سید صاحب جو اتمام فرماتے ہیں کہ
وہ وعدہ جو حضرت ابراہیم سے خداوند تعالیٰ کا تھا پھر
وہ اسحاق سے ہوا دہی وعدہ حضرت اسمعیل سے تھا
سو تم کہتے ہو یہ بعض غلط ہے کہ کہتے ہوں میں کہ سید
کافران بہت درست ہی آپ ہی کی دلیل غلط اور غلط
کیونکہ حضرت ابراہیم سے جبکہ یہ وعدہ خداوند تعالیٰ
نے کیا کہ دنیا کے سب گھرانے تم سے برکت پانچ بجے
نہو یہ ہوا کہ اذکی نسل سے پیغمبر پیدا ہوئے تو یہ
وعدہ جیسے حضرت اسحاق اور حضرت یعقوب سے ہوا
وہی حضرت اسمعیل کے ساتھ ہونا بھی درست ہے اس لئے
کہ حضرت اسمعیل حضرت ابراہیم کے فرزند اکبر ہیں و کہو
کتاب پیدائش کے ۱۶ باب کی ۱۵ آیت میں ہے اور چو
ابراہیم کے لئے بیٹا جنی ادبار ابراہیم اپنی بیٹی کا نام جو
ماجرہ جنی اسمعیل رکھا یہ صاحب زاوہ ابراہیم کے
گھر چھپائی برس کی عمر میں پیدا ہوا جیسا کہ اسی باب
کی ۱۶ آیت سے ظاہر ہے اور اسحاق حضرت ابراہیم
کے سو برس کی عمر میں پیدا ہوئے تھے جیسا کہ پیدائش
کے ۲۱ باب کی ۵ آیت سے ظاہر ہے پس حضرت اسمعیل
حضرت اسحاق سے ۱۷ برس بڑے ہیں اور شرعاً اور عدلاً
بہر امر بخوبی واضح ہے کہ بڑا بیٹا باپ کا جانشین ہوتا ہی

اور بڑے کو چھوٹے پر ہر طرح لائق ہے جیسا کہ کتاب
اسئلہ کے ۱۲ باب کی آیت ۱۶ و ۱۷ سے ظاہر ہے۔
پس حضرت اسمعیل کو اس وعدہ میں شامل کرنا اہل
کتاب کا فائدہ ہے ۵ حسن اور غافل کہ ہم ذرا دیکھا
سے بات + جو مسلمان ہیں کہتے ہیں وہ ایمان سے با
تھے اپنے دعو میں دو باتیں پیش کیں ایک یہ کہ کتاب
پیدائش کے ۱۲ باب کی ۱۵ آیت میں حضرت اسمعیل کی
میں تینے وحشی کا لفظ رکھا یا۔ دوسرا لفظ حضرت
اسحاق کی بابت کہ اذن خداوند تعالیٰ نے ہمیشہ کا ہر
باندہ ہے کہتا ہوں میں کہ دیکھو کتاب پیدائش کے
۱۲ باب کے ۲۰ آیت میں حضرت اسمعیل کی بابت لکھا
کہ خدا اسمعیل کے ساتھ تھا پس خدا جس کے ساتھ ہوا
وحشی رہ سکتا ہو ہرگز نہیں پس اب انہیں جو وحشی
ہے یا سمجھو وہ خود وحشی ہے۔ دوسرا لفظ ہمیشہ کا ہر
اس لفظ کا عبرانی لفظ تخری لائن ہے جس کے معنی ہولناکی
کے بھی ہیں جیسا کہ لغات عبرانی سے ظاہر ہے اور یہ
بہی جان رکھو کہ خداوند تعالیٰ کسی قوم کو کچھ وحشی خواہ دینا
ہو یا دنیاوی عطا کرنا ہے تو وہ وحشی اذن کے پاس آجوت
تک ہوتی ہے کہ وہ اس کے لائق ہوں اور جب وہ اس
امانت الہی کے لائق نہیں رہتے تب اذن سے وہ وحشی
لیجاتی ہے جیسا کہ حضرت عیسیٰ نے یہودیوں سے فرمایا کہ
میں تم سے کہتا ہوں کہ خدا کی بادشاہت تم سے لے
جائیگی اور ایک قوم کو دیجا دیگی پس بموجب فرمانے عیسیٰ
بنی اسرائیل سے وہ برکت ابراہیم چھین گئی پس لفظ غلام
کے معنی طویل شد کے ٹھیک لگے۔ اب عیسائیوں کو یہ

اور یہ کہ اس آیت میں
اسحاق سے ۱۷ برس بڑے
ہیں اور شرعاً اور عدلاً
بہر امر بخوبی واضح ہے
کہ بڑا بیٹا باپ کا
جانشین ہوتا ہی

دعوا ہے کہ وہ برکت ہو گئی۔ اب کہتا ہوں میں کہ
عیسائی غیر قوم ہو گئے جب اوس برکت میں داخل ہوئے
تو بنی اسمعیل جو حضرت ابراہیم خلیل کی نسل سے ہیں
وہ اوس برکت کے زیادہ مستحق ہیں اور انکو اس برکت
شامل کرنا سراسر انصافی ہے پس ابن ہیم یہ کہتے
ہیں کہ جیسے یہودیوں کے بد اعمالی کے باعث برکت
ابراہیمی ان سے چھینی گئی ویسے ہی عیسائیوں کی بد
اعتقادی اور بد اعمالی کے سبب برکت مذکور ان سے
بھی چھینی گئی اور بنی اسمعیل کو دی گئی اگر کوئی عیسائی
کہے کہ چھینے کیا بد اعتقادی اور بد اعمالی کی توجہ سے
یہ ہے کہ تمہیں خداوند تعالیٰ کی ذات وحدہ لا شریک
کو تثلیث میں مانا گیا خدا کو تین تیرہ کیا اور اس کے
ساتھ حضرت عیسیٰ کو فرزند حقیقی اور سکا شریک ٹھہرایا
اور ایک قصہ فذیہ کفارہ کا گھر کر آپکو شریعت کی
پابندی سے آزاد کیا یہ بد اعتقادی اور بد اعمالی
عیسائیوں کی یہودیوں سے بڑھ کر ہوئی خداوند تعالیٰ نے بنی
اسماعیل میں حضرت محمد کو مبعوث کیا کہ انھوں نے خداوند تعالیٰ
کی توحید صرف کو قائم کیا اور شریعت کے احکام بجالانے کی تاکید
کی اور یہودیوں جو حضرت عیسیٰ کی نسبت گستاخی
اختیار کی تھی انکو رد کرنے حاصل بات پر گواہی دی کہ عیسیٰ
میں تم کو کلام اور رسول اللہ ہے اور ماؤسکی صدیق ہے اور
نہ عیسیٰ کو کسی نے قتل کیا اور نہ صلیب دیا بلکہ کوئی اور کلام
ہم شہید صلیب دیا گیا اور عیسیٰ کو اللہ نے زندہ سلامت
آسمان پر اٹھایا

شعار

میں تثلیث وحدت الہی میں فرق ہے

شریاب حق بزرگب ملک بنائے جسکا جی چاہے
خدا ہی وحدہ برحق کو کہنا ترن بجھے
دنیل عقلی یا نقلی تو لائے جسکا جی چاہے
الوہیت مسیح پاک کی حق سے ہوی باطل
اب اثبات کا پیرا اور ثنائے جسکا جی چاہے
جب عیسیٰ ساتھ جافر ماوین میں تو ابن آدم ہوں
خدا اب بیوجہ انکو بنائے جسکا جی چاہے
نہ مصلوبی بھی ثابت ہے میحائے حقیقی کی
وگر نہ آج ثابت کر دکھائے جسکا جی چاہے
دلائل اور برہان سے سراسر حق ہوا ظاہر

اب سحاب کذب میں حق کو چھپا جسکا جی چاہے
پھر تم کالم ۲۴ ص ۱۶۷ میں لکھتے ہو کہ جناب سید صاحب نے
عبداللہ صاحب کو بنی بنائے کے لئے راستی کا خون کیا۔
کہتا ہوں میں یہ آپکا عجیب لغو ہے اسی صاحب حضرت محمد
علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ ہی نے بنی بنایا اور امتیائی
سابقین سے پہلے ادنیٰ بابت بشارات بیان کر دیں۔
صاحب نے تو حق اور راست با ظہر کی پر آپکی ناراستی کا
خون کیا کہ جس سے آپ بھی ترپ اتھے یہاں آپ سبزی
ذیل غلطی ہوئی کہ آپ ناراستی کی جگہ راستی کا لفظ لے لے
گئے یہی بھون ہشتاک ہے تو انہیں میرا ہو گا +

چار جانب سے بہت آپکو گھیرا ہو گا + پھر تم لکھتے ہو کہ
محمد صاحب نے بھی کوشش کی اور قرآن میں لکھ دیا لکھ دیا
تو اوٹھا کلام تھا پیشین گوئی بنا کر ذالہ دینا اور کلام اختیار کرنا
اونکے پیرو عالموں نے بھی اپنی کتابوں میں لکھ دیا جب کسی نے چاہا
تو لکھ دیا کہ یہودی اور عیسائیوں نے وہ آیتیں نکال دینا باقی

مطلع بحر الاسلام بخوار میں محمد شریف کے اہتمام سے چھپا +